49836 ـ مرد كا سينہ ستر ميں شامل كيوں نہيں حالانكہ يہ عورتوں كے ليے فتنہ كا باعث ہے ؟

سوال

جب لباس كى حكمت ستر پوشى ہے تا كہ نفس خواہش سے محفوظ رہے، تو پھر مرد كا سينہ گھٹنے اور ناف تك كے ستر ميں كيوں شامل نہيں كيا گيا، حالانكہ يہ مرد كے جسم كا وہ حصہ ہے جو دوسرى جنس كے ليے سب سے زيادہ جاذب نظر ہے.
بعض مشائخ نے مجھے جواب ديا كہ يہ اس ليے ہے كہ عورت چھونے سے متاثر ہوتى ہے، اور مرد ديكھنے سے، تو پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كو كيوں منع نہ كيا جب ام مكتوم جن كى نظر نہيں تھى ملنے آئے تو عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا آپ كے پاس بيٹھى رہيں ؟
اور درج ذيل آيت كيوں نازل ہوئى جس ميں بيان ہوا ہے كہ:
اے نبى (صلى اللہ عليہ وسلم) اپنى بيويوں اور اپنى بيٹيوں اور مسلمانوں كى عورتوں كو كہہ دو كہ وہ اپنى نظريں نيچى ركھا كريں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال ميں جو حديث اور آيت بيان كى گئى ہے اسے صحيح نہيں بيان كيا گيا اس ليے جواب دينے سے قبل اس پر متنبہ كرنا ضرورى ہے.

حديث ميں عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كا ذكر نہيں، اور پھر يہ حديث صحيح بھى نہيں ہے.

ام سلمہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ وہ اور ميمونہ رضى اللہ تعالى عنہا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس تھيں كہ ابن ام مكتوم رضى اللہ تعالى عنہ آپ كے پاس آئے ـ اور يہ پردہ نازل ہونے كے بعد كا واقعہ ہے ـ تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

اس سے پردہ كرو، تو ميں نے عرض كيا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كيا وہ اندھا نہيں ہے، ہميں ديكھ نہيں سكتا، اور نہ ہى ہميں پہچانتا ہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تو كيا تم دونوں بھی اندھی ہو ؟ كيا تم دونوں اسے نہيں ديكھ رہيں ؟ "

سنن ترمذى حديث نمبر (2778) سنن ابو داود حديث نمبر (4112).

اس حديث كى سند ميں مولى ام سلمہ ہے جو مجھول ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے ارواء الغليل حديث نمبر (1806) ميں اسے ضعيف قرار ديا ہے.

اور سوال ميں جو آيت بيان كى گئى ہے وہ دو آيتوں كے مجموعہ ميں سے ہے:

پہلى آيت يہ ہے:

اے نبى (صلى اللہ عليہ وسلم) اپنى بيويوں اور اپنى بيٹيوں اور مومنوں كى عورتوں سے كہہ ديں كہ وہ اپنے اوپر اپنى چادريں لٹكا ليا كريں، اس سے بہت جلد ان كى پہچان و شناخت ہو جايا كريگى، پھر وہ نہ ستائى جائينگى، اور اللہ تعالى بخشنے والا مہربان ہے الاحزاب (59).

دوسرى آيت:

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

آپ مومنوں كو كہہ ديں كہ وہ اپنى نظريں نيچى ركھيں، اور اپنى شرمگاہوں كى حفاظت كريں، يہ ان كے ليے زيادہ پاكيزگى كا باعث ہے، لوگ جو كچھ كريں اللہ تعالى اس سب سے خبردار ہے اور مومن عورتوں سے بھى كہيں كہ وہ اپنى نظريں نيچى ركھيں اور اپنى عصمت ميں فرق نہ آنے ديں ... النور (30 - 31).

دوم:

اور رہا مسئلہ اجنبى عورت كا غير محرم مرد كو ديكھنا تو اس كى تفصيل سوال نمبر (49038) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے كہ يہ ايك شرط كے ساتھ جائز ہے كہ وہ شہوت كے ساتھ نہ ہو اور فتنہ كا خدشہ بھى نہ ہو، آپ سوال كے جواب كا مطالعہ كريں.

سوم:

مرد كے ليے گھٹنے سے ليكر ناف تك ستر ہونے كا مطلب اور معنى يہ نہيں كہ كوئى مرد دوسرے مرد كے سامنے اپنا سينہ ظاہر كرتا پھرے، چہ جائيكہ كے عورت كے سامنے ايسا كرے، اگر سينہ ستر ميں شامل نہيں بھى تو اسے ننگا كرنا مروت كے خلاف ہے اور فاسق قسم كے لوگوں كے افعال ميں سے ہے.

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جب کسمباح اور جائز چیز پر کوئی خرابی مرتب ہو رہی ہو تو پھر اس خرابی کی بنا پر اس سے روك دیا جائیگا، اس لیے اگر سینہ ننگا کرنا فتنہ و خرابی کا باعث اور سبب ہو، یا پھر شر و برائی کا دروازہ کھولے تو اس بنا پر مرد اس سے منع کیا جائیگا.

لباس کئی ایك حکمتوں کی بنا پر مشروع کیا گیا ہے، جن میں فطرت کی موافقت، اور زینت و خوبصورتی، اور سردی و گرمی سے بچاؤ، اور ستر پوشی وغیرہ شامل ہے.

جب اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے بندوں پر بطور احسان و انعام لباس پیدا کرنے کا ذکر کیا ہے کہ وہ اس لباس سے اپنی ستر پوشی کرتے ہیں، تو اللہ تعالی نے یہاں ایك اور لباس پر بھی متنبہ کیا ہے کہ جو اس لباس سے بھی بڑھ کر ہے اور وہ تقوی و پرہیزگاری کا لباس ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اے اولاد آدم ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا کیا جو تمہاری شرمگاہوں کو بھی چھپاتا ہے، اور موجب زینت بھی ہے، اور تقوے کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے، یہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہے تا کہ یہ لوگ یاد رکھیں

اے اولاد آدم ! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے باہر نکلوا دیا تھا، ایسی حالت میں ان کا لباس بھی اتروا دیا تا کہ وہ ان کو ان کی شرمگاہیں دکھائے، وہ اور اس کا لشکر تمہیں ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو، ہم نے شیطانوں کو ان ہی لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے الاعراف (26 ـ 27).

شیخ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" پھر اللہ تعالی نے ان پر بطور احسان اور انعام اس ضروری لباس کو ذکر کیا جو انہیں اچھا لگتا ہے، اور وہ لباس جس سے مقصود خوبصورتی و جمال ہے، اور اسی طرح سب اشیاء مثلا کھانا پینا، اور سواریاں، اور نکاح وغیرہ، اللہ سبحانہ و تعالی نے بندوں کے لیے ان کی ضروریات آسان کی ہیں، اور اسے پورا کرنے والا ہے، اور ان کے لیے بیان کیا ہے کہ یہ بالذات مقصود نہیں، بلکہ اللہ تعالی نے تو اسے اس لیے پیدا کیا ہے تا کہ وہ ان کے لیے عبادت و تقوی اور اللہ کی اطاعت میں ممد و معاون ہو، اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا:

اور تقوے کا لباس اس سے بڑھ کر ہے .

یہ حسی لباس میں سے ہے، کیونکہ تقوے کا لباس بندے کے ساتھ مستقل رہتا ہے، نہ تو بوسیدہ ہوتا ہے اور نہ ہی پرانا، اور یہ دل اور روح کی خوبصورتی و جمال ہے.

اور ظاہری لباس کی غرض و غایت بعض اوقات ظاہری ستر پوشی ہے، یا پھر انسان کے لیے خوبصورتی و جمال ہے، اس کے علاوہ اس میں کوئی نفع نہیں.

اس لباس کی عدم موجودگی فرض کریں تو ظاہری شرمگاہ ننگی ہو جائیگی جسے ضرورت کے ساتھ ظاہر کرنےمیں کوئی ضرر نہیں.

لیکن تقوے کے لباس کی عدم موجودگی باطنی ستر کو ظاہر کر دیتی ہے، اور اس سے ذلت و رسوائی حاصل ہوتی ہے.

اور فرمان باری تعالی:

یہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہے تا کہ وہ یاد رکھیں اور نصیحت حاصل کریں .

یعنی: یہ مذکورہ لباس جسے تم یاد کرتے ہو جو تمہیں نفع و فائدہ بھی دیتا ہے اور ضرر بھی، اور تم ظاہری لباس سے باطن پر استعانت لیتے ہو "

دیکھیں: تفسیر السعدی صفحہ نمبر (248).

واللہ اعلم .